75408 ـ طلاق کے بعد خاوند اور بیوی کا اسلام قبول کرنا اور بچی کے حقوق

سوال

مرد اور عورت کافر تھے، عورت کو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے اور مرد نے اس سے حمل ضائع کرنے کا مطالبہ کیا لیکن عورت نے انکار کر دیا، اور اس کی تجاویز پر عمل نہ کیا حتی کہ وضع حمل ہوا تو وہ بچی تھی، پھر مرد اور عورت دونوں ہی مسلمان ہو گئے، لیکن ان دونوں میں طلاق ہو چکی تھی.
کیا باپ کو ماں سے زیادہ حق ہے، حالانکہ وہ تو اس حمل کو ضائع کرنا چاہتا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم آپ دونوں کی ہدایت و اسلام قبول کرنے پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اور بندے پر اللہ عزوجل کی سب عظیم نعمت یہی ہے کہ وہ اسلام قبول کر لے، کیونکہ و دنیا و آخرت کی کامیابی اسی میں ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق نصیب کرے جو اسے پسند ہیں اور جن سے اللہ راضی ہوتا ہے، اور آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے.

دوم:

آپ نے حمل ساقط کرانے سے انکار کر کے بہت اچھا کیا کیونکہ حمل ساقط کروانا معصیت و نافرمانی ہے، چاہے وہ بچہ میں روح ڈالی جانے سے قبل ساقط کروایا جائے یا روح ڈالے جانے کے بعد، اگرچہ روح ڈالے جانے کے بعد حمل ساقط کرانا زیادہ گناہ کا باعث ہے.

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (40269) اور (42321) کے جوابات میں گزر چکا ہے.

سوم:

جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اور ان کی علیحدگی ہو جائے اور ان کا کوئی بچہ بھی ہو تو شریعت کا مقرر کردہ فیصلہ ہے کہ اس بچے کی تربیت کا باپ سے زیادہ ماں کو حق ہے، لیکن اگر اس میں کوئی مانع ہو مثلا ماں اور شادی کر لے یا قلت دین کی مالك ہو یا پھر اس کی دیکھ بھال کرنے میں کوتاہی کرتی ہو تو پھر نہیں.

اس کی تفصیل سوال نمبر (8189) اور (20705) اور (21516) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے.

چہارم:

باپ کا بیوی کو حمل ساقط کرانے کی برائی سے اس کا ثابت شدہ حق مثلا نسب اور بچے کی دیکھ بھال اور اس کا خرچ برداشت کرنا اور اس کا نام رکھنا، اور ماں کی پرورش میں ہونے کی مدت میں وقتا فوقتا بچے کو ملنا یہ سب کچھ ثابت نہیں ہو گا، اور اسی طرح اگر ماں کی حق پرورش میں کوئی مانع پایا جاتا ہو تو باپ کو حق پرورش حاصل ہو گا.

ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اس کا یہ گناہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے، کیونکہ دین اسلام اپنے سے قبل سب گناہوں کا کفارہ بن کر انہیں ختم کر دیتا ہے.

پنجم:

سوال کرنے والی کا یہ قول:

" کیا اب بھی باپ کو ماں سے زیادہ حق حاصل ہے "

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ باپ کا حق ہمیشہ ماں سے زیادہ نہیں ہوتا، بلکہ ماں کا حق پرورش باپ کے حق پرمقدم ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور نیکی و حسن سلوك میں بھی ماں کا حق باپ کے حق پر مقدم ہے، یعنی ماں کے ساتھ باپ سے زیادہ حسن سلوك کیا جائیگا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسن صحبت کے اعتبار سے کون زیادہ حقدار ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں .

اس نے کہا: پھر کون ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں.

اس نے کہا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیری ماں.

اس نے کہا: پھر کون ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تیرا باپ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوك کرنے کی ترغیب ہے، اور ان میں سے سب سے زیادہ حسن سلوك ماں کے ساتھ ہوگا، اس کے بعد باپ کے ساتھ، اور پھر اس کے قریب تر کے ساتھ.

علماء کرام کہتے ہیں:

" ماں کو مقدم کرنے کا سبب یہ ہے کہ ماں بچے کے سلسلہ میں زیادہ تکلیف برداشت کرتی ہے، اور اس پر شفقت کرتی اور اس کی خدمت بجا لاتی ہے، ماں حمل میں بھی مشقت اٹھاتی اور پھر ولادت کی مشکلات بھی برداشت کرتی ہے، پھر اسے دودھ پلاتی اور پھر اس کی تربیت و پرورش کرتی اور تیمار داری وغیرہ بھی کرتی ہے.

حارث المحاربی نے علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ حسن سلوك میں باپ پرماں کو مقدم کیا جائیگا، اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے.

اور جمہور علماء کہے ہیں کہ اس میں تفصیل ہے: اور بعض علماء اس کو برابر قرار دیتے ہیں، ان کا کہنا ہے: بعض نے اسے امام مالك رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے.

اور صحیح پہلا قول ہی ہے یعنی ماں کو مقدم کیا جائیگا کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے " انتہی

واللہ اعلم .